تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کا ترجمان

ماہنامہ

جلد نمبر: 11

شمارہ: 02

انٹرنیٹ گزٹ

فروری 2021ء

المنار

زیر نگرانی: صدر تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن -یو.کے

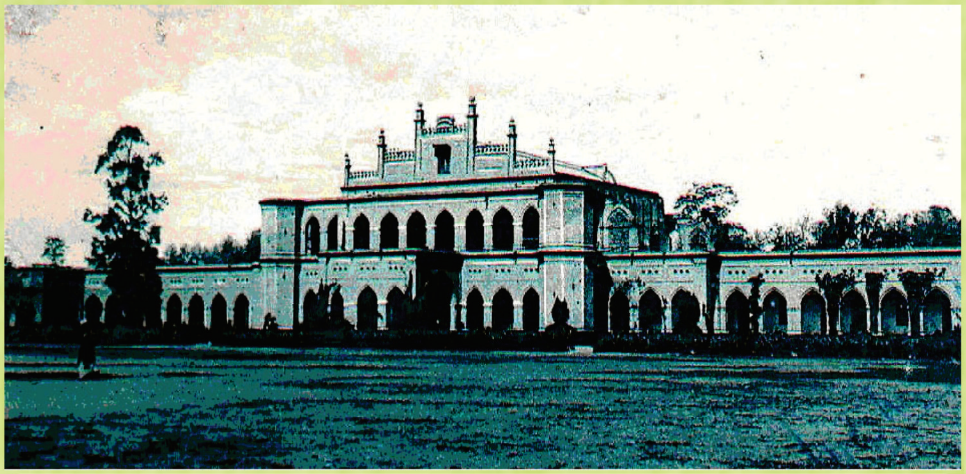

Taleem-Ul-Islam College Old Students Association - UK

181, London Road, Mordan, SM4 5HF, London.

Ph. 020 8877 5510, 7886304637 - Fax: 020 8877 9987

ticosauk2017@gmail.com - www.alminaruk.com

قال اللہ تعالیٰ

تُو کہہ دے کہ اگر جنّ وانس سب اکٹھے ہو جائیں کہ اس قرآن کی مثل لے آئیں تو وہ اس کی مثل نہیں لاسکیں گے خواہ ان میں سے بعض بعض کے مددگار ہوں۔ اور ہم نے یقیناً اس قرآن میں لوگوں کی خاطر ہر قسم کی مثالیں خوب پھیر پھیر کر بیان کی ہیں پس اکثر انسانوں نے انکار کر دیا محض ناشکری کرتے ہوئے۔

(الإسراء 89–90)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مومل بن ہشام، اسماعیل، عوف، ابورجاء، سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خواب والی حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا سر پتھر سے کچلا جاتا ہے وہ شخص ہے جو قرآن یاد کرتا ہے پھر اسے چھوڑ دیتا ہے اور فرض نماز سے غافل ہو کر سو جاتا ہے۔

(صحيح البخاري كتاب الجمعة، باب عقد الشيطان على قافية الرأس اذا لم يصل بالليل)

ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’اگر قرآن شریف نہ آیا ہوتا تو توریت اور انجیل اس اندھے کے تیر کی طرح ہوتیں کہ کبھی ایک آدھ دفعہ نشانہ پر لگ گیا اور سو دفعہ خطا گیا۔ غرض شریعت قصّوں کے طور پر توریت سے آئی اور مثالوں کی طرح انجیل سے ظاہر ہوئی اور حکمت کے پیرایہ میں قرآن شریف سے حق اور حقیقت کے طالبوں کو ملی۔‘‘

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 359-360)

ارشاد حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

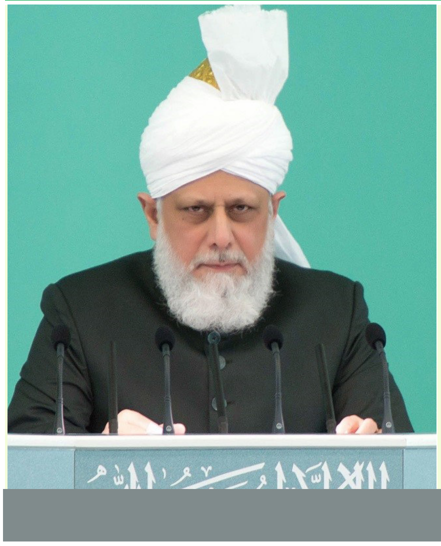

’’اس زمانے میں مسیح الزمان ومہدی دوران کو ماننے کا ہم اعلان کرتے ہیں تو پھر اس کامل کتاب کی یعنی قرآن کریم کی تلاوت کا حق ادا کرنے کی بھی کوشش کریں اور اس رمضان میں جہاں اس کو باقاعدگی سے پڑھنے کا عہد کریں اور پڑھیں وہاں اس بات کا بھی عہد کریں کہ ہم نے رمضان کے بعد بھی روزانہ اس کی تلاوت کرنی ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4 ستمبر 2009ء خطبات مسرور جلد ہفتم صفحہ 415)

جو بادہ کش تھے پرانے وہ اُٹھتے جاتے ہیں---کہیں سے آبِ بقائے دوام لا ساقی

ذکرِ خیر-محترم چوہدری حمیداللہ صاحب مرحوم و مغفور

وکیل اعلیٰ و صدر مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ، پاکستان

فدائی اور مخلص احمدی، روحِ وقف سے سرشار واقفِ زندگی، خلافتِ احمدیہ کے سلطانِ نصیر، عرصہ پینسٹھ برس سے زائد خدماتِ دینیہ بجا لانے والے جماعت احمدیہ کے مخلص اور دیرینہ خادم، سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ و انصاراللہ مرکزیہ و پاکستان، افسر جلسہ سالانہ اور وکیل اعلیٰ و صدر مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ محترم چوہدری حمیداللہ صاحب مورخہ 7 فروری 2021ء بروز اتوار طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں مختصر علالت کے بعد بعمر 87 سال وفات پا گئے۔ اسی روز بہشتی مقبرہ دارالفضل ربوہ میں نمازِ جنازہ اور تدفین عمل میں آئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ بلاشبہ اپنی ذات میں تاریخ احمدیت کے ایک باب کی حیثیت رکھنے والے

کچھ ایسے بھی اُٹھ جائیں گے اس بزم سے جن کو
تم ڈھونڈنے نکلو گے مگر پا نہ سکو گے

چودھری حمیداللہ صاحب محترم بابو محمد بخش صاحب اور محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ کے ہاں 4/ مارچ 1934ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والدین نے 1929ء میں احمدیت قبول کی تھی۔ آپ ساتویں جماعت کے طالبعلم تھے جب 1946ء میں حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے اپنی زندگی خدمت دین کے لیے وقف کرنے کی توفیق پائی۔ قیام پاکستان کے بعد آپ کا خاندان ہجرت کر کے ریاست بہاولپور منتقل ہو گیا جہاں سے آپ نے 1949ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ بعد ازاں وکالتِ دیوان ربوہ کی ہدایت پر انٹرویو کے لیے ربوہ تشریف لے آئے۔ تحریری امتحان کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ناظران صدر انجمن احمدیہ کی موجودگی میں بنفس نفیس چند نئے واقفینِ زندگی کا انٹرویو لیا جن میں آپ بھی شامل تھے۔ وقف کرنے کے بعد سے آپ کی تعلیم کا تمام تر سلسلہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے زیرِ ہدایت

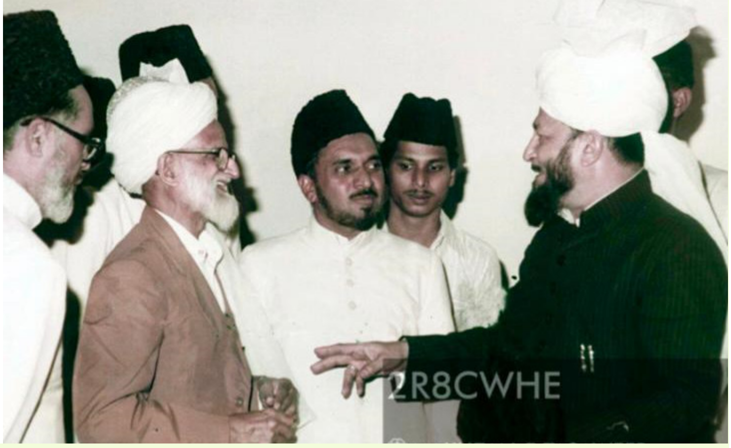

چلتا رہا۔

آپ نے 1955ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے فرسٹ ڈویژن میں ایم اے ریاضی کرنے کے بعد بطور لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ اپنی جماعتی

خدمات کا باقاعدہ آغاز کیا۔ آپ کی شادی ستمبر 1960ء میں محترمہ رضیہ خانم صاحبہ بنت مکرم عبدالجبار خان صاحب آف سرگودھا سے ہوئی۔ آپ کی اہلیہ کے نانا اور دادا صحابی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹے اور دو بیٹیوں سے نوازا۔

آپ 1974ء تک ٹی آئی کالج ربوہ میں تدریسی و غیر تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ کالج کے قومیائے جانے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے مشورہ سے آپ نے کالج سے استعفیٰ دے دیا جس کے بعد آپ کو ناظر ضیافت مقرر کیا گیا۔ نومبر 1982ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وکیل اعلیٰ تحریک جدید مقرر فرمایا جس کے ساتھ کچھ عرصہ تک آپ ایڈیشنل صدر مجلس تحریک جدید اور پھر 1989ء میں صدر مجلس تحریک جدید مقرر ہوئے۔ آپ تادمِ واپسیں یہ خدمات بجالاتے رہے۔ اس کے علاوہ آپ 1986ء تا حال بطور ایڈیشنل ناظر اعلیٰ برائے ہنگامی امور سندھ و بلوچستان فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔

آپ 1955ء سے جلسہ سالانہ کے موقع پر مختلف شعبہ جات کے نگران کی حیثیت سے خدمات کی توفیق پاتے رہے۔ 1973ء میں آپ کو افسر جلسہ سالانہ مقرر کر دیا گیا۔ اگرچہ ربوہ میں 1983ء کے بعد جلسہ سالانہ منعقد نہیں ہوسکا لیکن اس کے باوجود اس شعبے میں جدّت لانے کا کام بدستور جاری رہا۔ مزید برآں آپ مختلف مواقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ارشاد پر جلسہ سالانہ قادیان اور جلسہ سالانہ برطانیہ پر تشریف لے گئے اور جلسہ سالانہ کے انتظامات کی نگرانی کی۔

خلافتِ احمدیہ کے معتمدین میں سے ایک قدآور وجود محترم چوہدری صاحب نے ایک اہم اور گرانقدر خدمت بطور صدر صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ بندی کمیٹی 1989ء کی حیثیت میں سرانجام دی۔ اس سے قبل آپ کو پاکستان میں سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ بندی کمیٹی کے طور پر بھی خدمات بجا لانے کی توفیق ملی۔ آپ 2005ء تا حال مرکزی کمیٹی خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کے صدر کے طور پر بھی خدمات بجا لاتے رہے۔ آپ کو اپریل 2003ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات کے موقع پر انتخابِ خلافت کے اجلاس کی صدارت کا اعزاز بھی نصیب ہوا۔

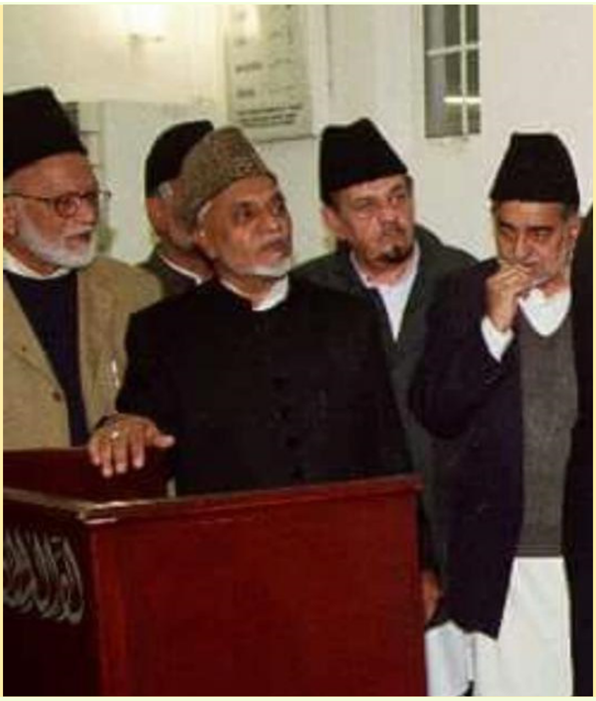

ذیلی تنظیموں میں آپ بچپن سے ہی فعال رہے۔ محلے کی سطح پر، مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ اور پھر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں مختلف حیثیتوں میں فرائض بجالاتے رہے۔ آپ نے 1969ء تا 1973ء بطور صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ جبکہ 1982ء تا 1989ء بطور صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ نیز 1989ء سے 1999ء تک بطور صدر مجلس انصاراللہ پاکستان خدمات سرانجام دینے کی توفیق پائی۔ آپ کو خلفائے سلسلہ کے زیرسایہ و زیر ہدایت متعدد امور کی انجام دہی کے لیے نیز بطور وکیل اعلیٰ تحریک جدید اور بطور صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ دنیا کے متعدد ممالک کا دورہ کرنے کی توفیق ملی۔

آپ صوم و صلوٰۃ کے انتہائی پابند، انتھک محنت کرنے کے عادی ہمہ جہت شخصیت کے حامل درویش صفت اور بےنفس وجود تھے۔ کام کے دوران رات اور دن کی پرواہ نہ کرتے تھے، واقفینِ زندگی کے لیے قابل تقلید مثال تھے۔ وقت کی انتہائی حد تک قدر کرنے والے تھے۔ زندگی کے آخری دنوں میں بھی اپنے دفتر میں صبح و شام مصروف کار رہے۔

آپ ایک ٹھوس علمی شخصیت کے مالک تھے۔ تاریخ احمدیت کے لیے بطور سند تھے۔ قرآن کریم، اس کا ترجمہ اور تفسیر، اس کے علاوہ علم حدیث و فقہ کے رموز کے ماہر اور صحاح ستہ اور ان کی شروح پر مکمل عبور حاصل تھا۔ اگر کوئی سوال کرتا یا کوئی بات پوچھتا تو اس کا علمی لحاظ سے ایسا جواب مرحمت فرماتے کہ پوچھنے والے کی تشفی ہو جاتی۔ آپ کی تقاریر اور خطاب میں علمی و ادبی

رنگ پایا جاتا تھا۔ ان کی تیاری بڑے اہتمام اور شوق سے کرتے۔ علمی حوالوں سے سجاتے اور ساتھ ساتھ سننے والوں کی دلچسپی کا سامان بھی کرتے۔ سامعین آپ کے خطاب کو بغور سنتے اور ہدایات، مشوروں اور دینی علوم سے اپنی جھولیاں بھر کے واپس جاتے۔ متعدد شعبہ جات و کمیٹیوں کے ممبر، نگران اور صدر ہونے کے باعث آپ معمور الاوقات تھے لیکن ان سب کے باوجود مختلف علوم بالخصوص تاریخ و جغرافیہ پر آپ کی دسترس بے مثال تھی اور ٹھوس کتب کے مطالعہ میں آپ کو کمال حاصل تھا۔

آپ ایک بہترین منتظم، بااصول افسر، شفیق استاد، اپنے ماتحتوں سے محبت و شفقت کرنے والے اور ان کے مسائل ذاتی توجہ سے حل کرنے والے نافع الناس بزرگ وجود تھے۔ آپ بنیادی طور پر ایک ریاضی دان تھے۔ اسی لیے آپ کی ساری زندگی دو جمع دو چار کی طرح نپی تلی گزری۔ آپ کم گو تھے لیکن دلیل کے ساتھ ثقہ بات کرتے۔ معاملات کی تہ تک پہنچ کر ان کو احسن طریق پر حل کرتے۔ ہر کام چاہے وہ بظاہر آسان ہو یا مشکل بہت گہرائی اور تفصیل میں جا کر کرنے کے عادی تھے۔ آپ کے کاموں میں رخنہ بہت کم نظر آتا تھا۔ آپ کے قریب رہ کر خدمات بجا لانے والے افراد اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ آپ کی زندگی کا حاصل، کامیابی کا زینہ اور ترقیات کی کنجی خلافتِ احمدیہ سے وابستگی، وفا، ہر معاملے میں خلیفۂ وقت سے ہدایت وراہنمائی کے حصول اور پھر بے مثال اطاعت میں مضمر تھی۔

پسماندگان میں آپ نے اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے اس مخلص اور دیرینہ خادم کی مغفرت فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور خلافتِ احمدیہ کو محترم چوہدری صاحب جیسے سلطانِ نصیر عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔

کبھی بہت دُکھی محسوس کریں تو اپنی شادی کی ویڈیو اُلٹی چلا کر دیکھئے گا۔ بیوی اپنی انگلی سے انگوٹھی اُتارے گی، کار سے نکلے گی اور اپنے گھر چلی جائے گی...!!

’’آج شیدائے خلافت‘‘ چل دیا

1442ھ

سلسلہ کے دیرینہ خادم، خلافت کے سلطان نصیر مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب کی وفات پر

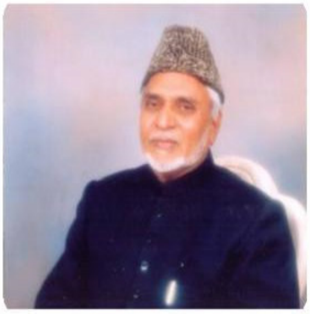

’’آج شیدائے خلافت‘‘ چل دیا
1442ھ
ایک مینارِ محبت چل دیا
وہ یقیناً منتظم تھا بے مثال
وہ سراپا دستِ شفقت چل دیا
خدمتِ دیں میں کمربستہ رہا
اک مثالِ عزم و ہمت چل دیا
اپنے پیاروں، چاہنے والوں سے آج
لے کے رخصت اور اجازت چل دیا
رات دن جدوجہد دیں کے لیے
صاحبِ رُعبِ صداقت چل دیا
اس کو ازبر تھے مؤدب کے سبق
وہ علمدارِ عقیدت چل دیا

اک مربی، محسنِ قدسی تھا وہ
ہنس کر حسبِ روایت، چل دیا

دعاگو: عبدالکریم قدسیؔ USA 7 فروری 2021ء (001.540.388.7948)

ادارتی بورڈ ممبران

سید نصیر احمد۔ رانا عبدالرزاق خان۔ بشیر احمد اختر۔ عطاء القادر طاہر

پروف ریڈنگ

سید حسن خان۔ میر شفیق احمد۔ رانا عرفان احمد

تزئین

خورشید احمد خادمؔ

یادوں کے دریچے سے

محترم پروفیسر عبدالشکور اسلم صاحب مرحوم کی یاد میں

(از: مکرم پروفیسر شریف خان صاحب، فلاڈلفیا، امریکہ)

1944ء میں جب قادیان میں تعلیم الاسلام کالج کا دوبارہ احیاء ہوا اس وقت آرٹس اور سائنس بشمول فزکس، کیمسٹری اور بیالوجی کے شعبہ جات قائم ہو چکے تھے اور لیبارٹریز مہیا تھیں۔ 1947ء میں ملکی تقسیم کے بعد لاہور منتقل ہونے پر یہ شعبہ جات جاری رہے۔ لیبارٹریز اور اساتذہ کی کمی کو ایف سی اور دیال سنگھ کالج کی انتظامیہ کے تعاون سے پورا کیا جاتا رہا۔

کالج میگزین ''المنار'' کا اجراء ہوا۔ لاہور میں چند سالہ قیام کے دوران نتائج اور کھیلوں کے میدان میں تعلیم الاسلام کالج منفرد مقام حاصل کر چکا تھا۔ اس وقت ملکی اور لاہور کے ناسازگار حالات کے باعث جماعت کے مرکز کے لئے دریائے چناب کی دائیں جانب زمین خرید لی گئی تھی اور حضرت خلیفة المسیح الثانیؓ نے ربوہ شہر کی بنیاد رکھی اور یہ بستی بڑی سرعت سے آباد و شاداب ہوئی۔ ساتھ ہی ساتھ توجہ ربوہ میں جلد سے جلد کالج کی عمارت کی تکمیل اور کالج منتقل کرنے کے سے معاملات پر مرکوز تھی۔

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ پرنسپل کی نگرانی اور دلچسپی سے ربوہ میں کالج کی شاندار تکمیل شدہ عمارت آرٹس، فزکس، کیمسٹری اور بیالوجی کے wings پر مشتمل تھی۔ تمام شعبہ جات میں بی اے، اور بی ایس سی کی کلاسیں بڑی کامیابی سے جاری تھیں البتہ شعبہ بیالوجی میں ایف ایس سی تک کلاسیں تھیں اور کسی حد تک ٹیچنگ سٹاف کا مسئلہ 1963 تک رہا۔ بیالوجی لیبارٹری میں بیس تیس اعلیٰ کوالٹی کی قیمتی Laitz کی مختلف اقسام کی مائیکروسوپس، وسیع میوزیم، پروفیسر روم اور لیکچر تھیٹر مہیا تھا۔ لیبارٹری سٹاف میں مکرم مطیع اللہ خان صاحب، مکرم محمد شریف احمد نگری صاحب مرحوم اور مکرم لعل دین صاحب مرحوم اور مکرم مجید احمد صاحب مستقل مستعد کارکن تھے، جبکہ مستقل ٹیچنگ سٹاف مہیا نہیں تھا۔ لاہور میں بیالوجی محمود احمد صاحب حیدر آبادی پڑھاتے رہے۔

1954-55ء میں ربوہ میں منتقلی کے بعد بیالوجی کے شعبے میں کالج پراسپیکٹس میں صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد کا نام درج تھا، جن کیساتھ مکرم ڈاکٹر عبدالشکور غنی صاحب (برادرِ خورد پروفیسر عبدالرشید غنی صاحب) جو ایف ایس سی کا امتحان دیکر فارغ تھے، کچھ عرصہ بیالوجی کی کلاسیں لیتے رہے۔ جلد ہی مکرم عبدالشکور اسلم صاحب بی ایس سی (باٹنی زوالوجی) اور ہائی سکول سے ماسٹر منظور صاحب، بی ایس سی اس شعبہ کو کچھ عرصہ چلاتے رہے۔

1956-1958 کے دوران مرحوم نصیر احمد بشیر صاحب ایم ایس سی زوالوجی (گولڈ میڈیلسٹ) شعبہ کے انچارج بنے۔ ان کے امریکہ جانے کے بعد پھر مسئلہ پیدا ہوا تو 1959 میں مکرم پروفیسر رفیق احمد صاحب ثاقب (ایم ایس سی آنرز کیمسٹری) کو شعبہ بیالوجی کا ہیڈ مقرر کیا گیا۔ موصوف کے لئے بیالوجی کا مضمون بالکل نیا تھا مگر ثاقب صاحب نے بڑی ہمت اور جانفشانی سے ادھر اُدھر سے مدد لیکر شعبہ کو چلایا۔ اکثر ثاقب صاحب کی مدد کے لئے مکرم مرزا منظور احمد صاحب پروفیسر بیالوجی گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد موسم سرما کی چھٹیوں میں ربوہ آتے۔ عام دنوں میں ثاقب صاحب بڑی ہمت سے ادھر اُدھر سے (کمانڈر لطیف صاحب فیصل آباد وغیرہ سے) مدد لیکر شعبہ کو چلاتے رہے اور ساتھ ہی خود بھی ایف ایس سی بیالوجی کے امتحان کی تیاری کرتے اور امتحان پاس کر لیا۔ ان کوششوں کے ساتھ ساتھ بزرگان

کی دعائیں تھیں۔

جب ثاقب صاحب نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سے دعا اور راہنمائی چاہی تو میاں صاحب نے دعا کا وعدہ کیا اور یہ کہہ کر ہمت بڑھائی:

''فکر نہ کریں، آپکا اس مضمون میں ذہنی لیول اور سٹوڈنٹس کا لیول ایک ہے۔آپ انکی مشکلات کو زیادہ بہتر طور پر سمجھ سکیں گے اورانہیں بہتر طریق پر سمجھا سکیں گے۔''

اس دوران مکرم عبدالشکور اسلم صاحب جو باٹنی زوالوجی میں بی ایس سی تھے شعبہ ملیریا اریڈی کیشن میں ملازم تھے۔1957 میں پرنسپل تعلیم اسلام کالج مرزا ناصر احمد صاحب کی ترغیب پر ملازمت چھوڑ کر تعلیم الاسلام کالج میں ثاقب صاحب سے آ ملے۔

دعاؤں اور دونوں کی سخت محنت کے صلے میں بیالوجی کے 1960 میں نتائج نہایت شاندار رہے۔کالج کے بیالوجی کے طلباء نے یونیورسٹی کے امتحان میں پہلی، تیسری اور چوتھی پوزیشنز حاصل کر کے ریکارڈ قائم کر دیا اور اُس سال اللہ کے فضل سے چھ طلباء کو میڈیکل کالج میں داخلہ ملا، الحمدُ للہ۔ بعد ازاں عبدالشکور اسلم صاحب ایم ایس سی کرنے کراچی یونیورسٹی چلے گئے۔

1961ء میں شعبہ بیالوجی میں بی ایس سی کی کلاسیں شروع ہوئیں۔سید حبیب الرحمٰن صاحب ایم ایس سی باٹنی اور زوالوجی کے لئے سید مقبول احمد صاحب نے شعبہ جائن کیا۔

1962ء عبدالشکور اسلم صاحب ایم ایس سی کر کے واپس آئے اور مقبول صاحب چلے گئے۔ستمبر 1963 میں خاکسار (محمد شریف خان) نے ایم ایس سی، زوالوجی کرنے کے بعد نظارت تعلیم میں حاضری دی اور کالج میں لیکچرر زوالوجی تعینات ہوا۔اور اسطرح پہلی بار شعبہ بیالوجی میں باٹنی کے دو اور زوالوجی میں ایک پروفیسر ہونے سے سٹاف مکمل ہوا۔

کالج کی کہانی عبدالشکور اسلم مرحوم کی زبانی

''خاکسار نے 1953 میں تعلیم الاسلام کالج میں بی ایس سی میں داخلہ لیا۔ بی ایس سی کے بعد بطور اینٹی ملیریا آفیسر کام کرنا شروع کر دیا۔ 1957 میں پرنسپل تعلیم الاسلام کالج مرزا ناصر احمد نے بیالوجی ٹیچر کے طور پر کام کرنے کو کہا۔

میں نے محسوس کیا کہ کلاس میں کچھ طلباء ذہین ہیں۔ میں نے ایکسٹرا کلاسیں لینا شروع کر دیں۔ طلباء کی دن رات کی محنت رنگ لائی اور اُس سال ہمارے پانچ طلباء بورڈ کے دس طلباء میں سرِفہرست رہے۔

اگلے سال بیالوجی کے ٹیچر مل گئے تو مجھے کراچی یونیورسٹی میں ایم ایس سی باٹنی کرنے کا موقعہ مل گیا اور میں نے تعلیم الاسلام کالج کو فل فلیج لیکچرر کے طور پر جائن کیا۔البتہ میں زوالوجی پڑھاتا اور پروفیسر حبیب الرحمٰن شاہ باٹنی پڑھاتے رہے۔

کچھ یادگار باتیں

ہم ہر سال طلباء کو سٹڈی ٹوئر پر کاغان، ناران، استور، گلگت وغیرہ لے جاتے، اور وہاں سے جانور اور پودے کالج کے میوزیم کے لئے لے آتے۔اسطرح ہمارا میوزیم اردگرد کے کالجوں کے میوزیموں کے مقابلے میں سب سے اچھا تھا۔یوں تو ان سٹڈی ٹوُر کے دوران بہت سے واقعات پیش آتے، مگر ایک واقعہ کا ذکر بطورِ خاص کرنا چاہتا ہوں:

☆ ہم کاغان میں بالاکوٹ میں ایک احمدی کے گھر ٹھہرے، جن کا پٹرول پمپ تھا۔ہم کھانا ایک ہوٹل میں کھاتے۔ایک دن ہوٹل کے مالک نے پوچھا تم قادیانی کے گھر کیوں ٹھہرے ہو، میں نے کہا ہم بھی قادیانی ہیں، اس پر وہ آگ بگولہ ہو گیا اور ہمیں چلے جانے کو کہا، ساتھ ہی اپنے کارندوں کو میز کرسیاں اور فرش دھونے کا کہا کہ مرزائیوں نے پلید کر دی ہیں۔ میں نے جاتے ہوئے اونچی آواز میں السلام علیکم کہا، کہنے لگا میں جواب نہیں دونگا۔میں نے کہا قرآن شریف میں تو یہ لکھا ہے جو تمہیں سلام کہے تو اسکو یہ نہ کہو کہ تم مسلمان نہیں ہو۔اس پر وہ چونکا اور کہنے لگا کیا تم قرآن کریم کو مانتے ہو؟ میں نے کہا بسم اللہ سے والناس تک۔

اس پر وہ مجھے ایک مسجد میں لے گیا، جہاں چند مولوی بیٹھے تھے، جن کے ساتھ کافی دیر تک بات ہوتی رہی۔آخر کار ہوٹل کے مالک نے میرا ہاتھ پکڑا اور چوما اور کہنے لگا مجھے نہیں معلوم یہ مولوی اتنا جھوٹ کیوں بولتے ہیں۔ آپ میرے ساتھ چلیں، جب تک آپ بالاکوٹ میں ہیں کھانا میرے ساتھ کھائیں گے۔

☆ اگلے سال جب ٹوئر پر جانے لگا تو پرنسپل صاحب نے بلایا اور فرمایا،

مانسہرہ کے قریب گاؤں پھگلہ میں عبدالرحیم صاحب نے ایک قطعہ زمین تعلیم الاسلام کالج کو دیا ہے، میں چاہتا ہوں وہاں قیام گاہ بنائی جائے جہاں ٹوئر پر جانے والے طلباء قیام کیا کریں گے۔ آپ اس پر طلباء کے ساتھ سنگِ بنیاد رکھ آئیں۔ چنانچہ ہم سنگِ بنیاد رکھ آئے۔

1969 میں تحریک جدید نے بیالوجی ٹیچر کے طور پر مجھے سیرا لیون بھیج دیا۔ وہاں کچھ عرصے کے بعد میں شدید دمہ سے بیمار ہو گیا، واپس پاکستان آنا پڑا۔ تعلیم الاسلام کالج میں جگہ نہیں تھی۔ اتفاقاً ایچیسن کالج میں جگہ نکل آئی اور میں نے وہاں 30 سال پڑھایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔"

خاندانی حالات، تعلیم و ملازمت

مکرم عبدالشکور اسلم صاحب مرحوم 20 فروری 1937 کو قادیان میں خدا بخش مومن جی اور فضل بی بی کے ہاں پیدا ہوئے۔ حضرت ام ناصر کے رضائی بیٹے تھے۔

ولادت : 20 فروری 1937 بمقام قادیان۔

وفات : 29 دسمبر 2018ء

تعلیم : ایم ایس سی، باٹنی

کیریئر :

1۔ ملیریا ریڈیکیشن آفیسر۔حافظ آباد

2۔ لیکچرر بیالوجی تعلیم الاسلام کالج، ربوہ

3۔ بیالوجی ٹیچر۔بوسیرالیوں، افریقہ

4۔ ٹیچر بیالوجی ایچیسن کالج، لاہور 1970۔2005ء

5۔ لاہور گرامر سکول

6۔ اولاد۔چار بیٹے

پروفیسر عبدالشکور اسلم صاحب ایچیسن کالج سے فراغت کے بعد وقف کر کے لندن چلے گئے اور تصنیف کمیٹی میں کچھ عرصہ کام کیا، مگر کینسر سے بیمار ہو گئے۔ لمبی بیماری کے بعد 29 دسمبر 2018 کو بقضائے الٰہی فوت ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی تدفین ربوہ میں ہوئی۔ مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے لواحقین کا حامی و ناصر ہو، آمین۔

غزل...نجیب احمد فہیم

خوشی مستقل ہے نہ غم مستقل ہے
خدا کا یہ ہم پہ کرم مستقل ہے
اگر اس کی رحمت کا پانی نہ برسے
تو ویران سب رونقِ آب و گل ہے
ہر اک شے سناتی ہے اُسی کی کہانی
وہی نام لکھا ہوا دل بہ دل ہے
منادی کی آواز کیوں میں نے مانی
یہ دنیا اسی بات پر مشتعل ہے
"احد" میں نے صدیاں ہوئی ہیں کہا تھا
مگر آج بھی میرے سینے پہ سِل ہے
میں آنکھوں سے غم کو چھلکنے سے روکوں
مگر کیا کروں میرے سینے میں دل ہے

تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کے ممبران سے التماس

☆ کیا آپ نے سالِ رواں 2020 کی ممبرشپ فیس (£24) ادا کردی ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم جلد ادا کر دیں۔

☆ کیا آپ نے مستحق اور نادار طلبہ کی مالی اعانت کے لئے ادائیگی کردی ہے؟ اگر نہیں تو اس کارِ خیر میں دل کھول کر حصہ لیں۔

TICOSA UK
Bank Name : Natwest Bank
Sortcode : 602009
Account number : 35109920

عبدالمنان اظہر۔سیکریٹری فائیننس Ph. 07886381033

آپ کا حصہ کتنا ہے؟

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم الاسلام کالج کے سابق طلباء کو مختلف مواقع پر ارشاد فرمایا ہے کہ انہیں تعلیم الاسلام کالج کے سابق طلباء ہونے کے حوالہ سے مستحق اور نادار طلباء کی دل کھول کر مالی امداد کرنی چاہئے۔ ہمارے یہ بھائی ایسے طالب علم ہیں جن پر علم کے راستے مسدود ہیں۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے محبوب امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے طلباء کے امدادی فنڈ میں اللہ تعالیٰ کے شکرانہ اور طلباء کی ہمدردی کے جذبہ سے دل کھول کر مالی معاونت کریں اور نیکی کا موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ ازراہ کرم اس طرف توجہ کریں اور نیکی کے کام میں تاخیر نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

یہ بات آپ کیلئے باعث مسرت ہوگی کہ تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ سیدنا حضور انور کی اجازت اور شفقت سے برکینا فاسو۔افریقہ میں ''مسرور احمدیہ کالج'' تعمیر کروا رہی ہے۔ یہ کالج ابھی زیرِ تعمیر ہے۔ اس کیلئے آپ کے مالی تعاون کی اشد ضرورت ہے۔ اس سے قبل ایسوسی ایشن کے مالی تعاون سے ساؤ ٹومے۔ افریقہ میں 300 طلباء کیلئے ایک سکول تعمیر کیا گیا تھا جو کہ اللہ کے فضل سے مکمل طور پر کام کر رہا ہے۔ اسی طرح نائیجر میں ایک میڈیکل کلینک بھی جلد کھولا جانے والا ہے۔ گزشتہ برس ہماری ایسوسی ایشن نے سینیگال میں 7 پانی کے نلکے بھی لگوائے ہیں۔

مندرجہ بالا تمام پروجیکٹس صرف اور صرف آپ سب کی مالی معاونت کے مرہون منت ہیں۔ موجودہ حالات کے باعث مالی ضروریات پوری نہیں ہوسکتی ہیں۔ اس لئے سب دوستوں سے مالی اعانت کی درخواست ہے۔ آپ اپنے عطیات ذیل میں دیے گئے اکاؤنٹ میں آن لائن ادا کر سکتے ہیں:

Nat West Ticosa UK

Sort Code: 602009

Account: 35109920

Ref.: Ticosa Donation

مہربانی فرما کر ادائیگی کرنے کے بعد مکرم مبارک صدیقی صاحب (صدر ایسوسی ایشن) یا مکرم منان اظہر صاحب (سیکرٹری فائننس) کو اطلاع ضرور دیں۔ جزاکم اللہ۔

غزل...ڈاکٹر طارق انور باجوہ

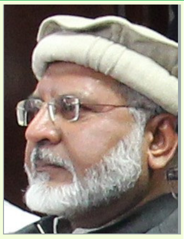

شکر کرنے کے لئے اپنے خدا کا بار بار
چاہئے کرنا کبھی ، کچھ اُس کے فضلوں کا شمار
کون ہوتا ہے تری محفل میں آ کے شریک
پڑ رہی ہے کس کی رحمت کی ترے گھر پر پھوار
کون ہے جس نے تجھے بچپن سے رکھا ہے عزیز
کس کے دم سے ہر خزاں کے بعد آئی ہے بہار
زندگی بخشی ہے آ کر ایک محیی نے ہمیں
ہم تو جیسے ہو گئے تھے ، موت ہی سے ہمکنار
مُردہ جسموں میں ہمارے، روح تازہ پھونک دی
پھر ہوا اس پر ، ہماری سانس کا ، سارا مدار
گفتگو میں کس نے سکھلائی ہمیں شیریں زباں
کس نے سکھلایا ہے، کاموں میں دُعا پر انحصار
کس نے اپنے فضل سے بھیجا مسیحِ پاک کو
عین ایسے وقت ، جب اس کا تھا سب کو انتظار
فضل ہے اس کا کہ ایماں ہو گیا ہم کو نصیب
رہ گئے محروم ورنہ عالم و فاضل ہزار
رحم کر کے اس نے تھاما ہے ہمارے ہاتھ کو
ورنہ اندھوں کی طرح گرتے، گڑھوں میں بے شمار
بیٹھتے اُٹھتے، کریں گر شکر ہم اس کا ادا
اس کے احسانوں کا واپس ہو نہیں سکتا اُدھار
زندگی اپنی گزاریں اس کی مرضی سے سدا
تا صدا آئے کہ راضی ہو گیا وہ شہر یار
خوش نصیبی ہے یہ طارقؔ گر ملے توفیق یہ
اس کے در پر گر پڑیں، سجدے میں ہو کر اشکبار

غزل...حبیب جالب

اس شہر خرابی میں غم عشق کے مارے
زندہ ہیں یہی بات بڑی بات ہے پیارے
یہ ہنستا ہوا چاند یہ پُر نور ستارے
تابندہ و پائندہ ہیں ذرّوں کے سہارے
حسرت ہے کوئی غنچہ ہمیں پیار سے دیکھے
ارماں ہے کوئی پھول ہمیں دل سے پکارے
ہر صبح مری صبح پہ روتی رہی شبنم
ہر رات مری رات پہ ہنستے رہے تارے
کچھ اور بھی ہیں کام ہمیں اے غم جاناں
کب تک کوئی الجھی ہوئی زلفوں کو سنوارے

غزل...ناصر کاظمی

کیا لگے آنکھ کہ پھر دل میں سمایا کوئی
رات بھر پھرتا ہے اس شہر میں سایا کوئی
فکر یہ تھی کہ شب ہجر کٹے گی کیوں کر
لطف یہ ہے کہ ہمیں یاد نہ آیا کوئی
شوق یہ تھا کہ محبت میں جلیں گے چپ چاپ
رنج یہ ہے کہ تماشا نہ دکھایا کوئی
شہر میں ہمدم دیرینہ بہت تھے ناصرؔ
وقت پڑنے پہ میرے کام نہ آیا کوئی

"المنار"
میں اشتہارات دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
جہاں اس سے آپ کے کاروبار میں فائدہ ہوگا
وہیں غریب و نادار طلباء کی مدد بھی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ
ہو۔ آمین۔ رابطہ فرمائیں:
رانا عبدالرزاق خان۔ جنرل سیکرٹری۔ فون و واٹس اپ:00447886304637

کورونا ویکسین: سائنوفارم ویکسین کن افراد کے لیے موزوں نہیں ہے؟

(بشکریہ: بی بی سی اُردو ڈاٹ کام -https://www.bbc.com/urdu/world-52532800)

پاکستان میں کورونا وائرس سے بچاؤ کی چینی ویکسین سائنوفارم لگانے کا سلسلہ جاری ہے اور اسی دوران حکومت نے یہ واضح کیا ہے کہ یہ ویکسین کس عمر کے افراد کے لیے موزوں نہیں ہے۔

وزیر اعظم کے مشیر ڈاکٹر فیصل سلطان کا کہنا ہے کہ حکومتی کمیٹی نے اس ویکسین سے متعلق ڈیٹا کا جائزہ لے کر فیصلہ کیا ہے کہ یہ صرف 18 سے 60 برس کے افراد کے لیے زیادہ موزوں ہے اور اسے فی الحال اس مرحلے پر صرف ان افراد کو لگانے کے لیے لائسنس فراہم کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔

مقامی میڈیا کے مطابق ڈاکٹر فیصل سلطان نے کہا ہے کہ 60 سال سے زیادہ عمر کے افراد، حاملہ خواتین اور 18 برس سے کم عمر افراد کے لیے یہ چینی ویکسین موزوں نہیں اور 60 برس سے زیادہ عمر کے افراد کو فروری میں پاکستان آنے والی آکسفورڈ کی آسٹرازینیکا ویکسین لگائی جائے گی۔

بی بی سی نے اس حوالے سے وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کے ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر زعیم ضیا سے بات کی اور مزید تفصیلات جاننے کی کوشش کی ہے۔ بی بی سی سے بات کرتے ہوئے زعیم ضیا نے واضح کیا کہ 60 برس سے زیادہ عمر کے افراد کو ابھی ویکسین نہیں لگائی جا رہی اور انھیں دوسرے مرحلے میں ویکسین لگائی جائے گی تاہم یہ واضح نہیں کہ انھیں کون سی ویکسین لگائی جائے گی۔ انھوں نے مزید کہا کہ ہم نے پہلا مرحلہ، دوسرا یا تیسرا مرحلہ کہا ہے لیکن یہ نہیں کہا کہ کون سی ویکسین کس مرحلے میں لگائی جائے گی۔

انھوں نے کہا کہ ان کی ٹیمیں مکمل طور پر تربیت یافتہ ہیں اور اس بات کا خصوصی خیال رکھا جا رہا ہے کہ ایسے مریض جن پر دوا کے منفی اثرات ہو سکتے ہیں انھیں یہ ویکسین نہ لگائی جائے۔

سائنوفارم ویکسین کے 60 برس سے زیادہ عمر کے افراد پر منفی اثرات پر بات کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ ویکسین بنانے والی کمپنیوں نے گائیڈ لائنز کے طور پر ویکسین کے ساتھ یہ لکھ کر لگایا ہوا ہے کہ اس کے (اس عمر کے افراد میں) مضر اثرات ہو سکتے ہیں۔

دوسرے ممالک کے برعکس پاکستان میں کسی ایک ویکسین پر انحصار نہیں کیا جا رہا بلکہ ہمارے ہاں متعدد کمپنیوں کی ویکسین آنے کی وجہ کیا ہے؟

اس سوال کے جواب میں انھوں نے کہا کہ اس کی کوئی خاص وجہ نہیں تاہم جو ویکسین ہمیں دستیاب تھی اور محفوظ تھی، ہم نے اسی کا ہی انتخاب کیا ہے۔

پاکستان میں کس مرحلے پر کس کو ویکسین لگائی جائے گی؟

پہلے مرحلے میں صحت کے عملے کو ویکسین لگائی جائے گی۔ دوسرے مرحلے میں ساٹھ سال یا اس سے بڑی عمر کے افراد کو ویکسین لگائی جائے گی۔ ویکسین کی فراہمی کے قومی ادارے (ای پی آئی) کے حکام کا کہنا ہے کہ 60 سال اور اس سے بڑی عمر کے افراد کا ڈیٹا شہریوں کی رجسٹریشن کے قومی ادارے نادرا سے حاصل کر لیا گیا ہے۔

تیسرے مرحلے میں اٹھارہ سال اور اس سے بڑی عمر کے افراد کو ویکسین فراہم کی جائے گی۔ حکام نے فیصلہ کیا ہے کہ 18 سال سے کم عمر افراد کو ویکسین نہیں لگائی جائے گی۔

ویکسین لگانے کے لیے ملک میں اضلاع اور تحصیل کی سطح پر متعدد ویکسین مراکز قائم کیے گئے ہیں جہاں جا کر کووڈ 19 سے بچاؤ کی ویکسین لگوائی جا سکتی ہے۔

ایک عظیم سائنس دان۔پروفیسر عبدالسلام

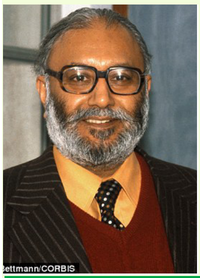

جنوبی امریکہ کے ممالک کا دورہ

(پروفیسر آصف علی پرویز۔لندن)..قسط:63

دوست: آپ نے پچھلی گفتگو میں بیان کیا تھا کہ پروفیسر عبدالسلام صاحب پاکستان کا سرکاری دورہ ختم کر کے لندن تشریف لے گئے۔کیا آپ نے اس کے بعد کسی اور ملک کا دورہ کیا؟

آصف: جنوبی امریکہ کے چار ممالک برازیل (Brazil)، پیرو (Peru)،کولمبیا (Columbia)اور وینزویلا (Venzeuela) کی طرف سے دورہ کی دعوت ملی ۔ یہ چاروں ممالک ترقی پذیر ممالک ہیں۔ چونکہ پروفیسر عبدالسلام صاحب کی بہت خواہش رہی ہے کہ ترقی پذیر ممالک میں سائنس آگے بڑھے۔چنانچہ آپ نے یہ دعوت قبول کر لی۔

دوست: آپ کب لندن سے تشریف لے گئے؟

آصف: 14 جنوری 1980ء کو آپ برازیل کے دورہ پر گئے۔ برازیل میں تعلیم کی طرف خاص توجہ ہے۔ میں آپ کو بتاؤں کہ برازیل میں بھی اب ایک بین الاقوامی نظریاتی سینٹر بن چکا ہے۔(International Centre for Theoretical Physics)

دوست: سائنس کی ترقی کی کوئی مثال آپ بتا سکتے ہیں؟

آصف: مجھے چند سال قبل برازیل جانے کا موقعہ ملا۔ وہاں ہمارے محترم میزبان مجھے ایک سائنسی عجائب گھر دکھانے کیلئے لے گئے۔ باہر ایک ہوائی جہاز کا ماڈل تھا۔عجائب گھر دیکھنے کے بعد مجھے پتہ چلا کہ دنیا کا سب سے پہلا ہوائی جہاز برازیل میں بنایا گیا۔ یہ بات کس حد تک صحیح ہے یا نہیں۔ بہر حال یہ ضرور معلوم ہوتا ہے کہ برازیل میں سائنس میں نمایاں ترقی ہو رہی تھی۔

دوست: میں نے سنا ہے کہ پروفیسر عبدالسلام صاحب کی وفات کے بعد نئے ڈائریکٹر بھی جنوبی امریکہ سے ہی تھے۔

آصف: آپ کا علم بالکل ٹھیک ہے۔ان کا نام پروفیسر میگل ویرا سوروہے (Professor Migul Virasaro)۔ انہوں نے ہی تجویز کیا کہ اٹلی میں قائم کردہ ادارے کا نام Abdus Salam International Centre for Theoretical Physics رکھا جائے۔ چنانچہ یہ تجویز منظور ہوئی اس ادارے کا نام عبدالسلام صاحب سے شروع ہوتا ہے۔

دوست: برازیل میں آپ کا استقبال کس نے کیا؟

آصف: برازیل کے نائب صدر جناب چینز (Chenese) نے آپ کا استقبال کیا۔آپ نے تجویز پیش کی کہ برازیل میں چونکہ بہت الکحل کشید کی جاتی ہے۔ اس کو توانائی کے حصول میں استعمال کیا جائے تاکہ ان کی ضروریات پوری ہو جائیں۔

دوست: یہ تو بہت اچھی بات ہے بجائے الکحل کو بطور شراب استعمال کر کے اپنی صحت کو خراب کرنے کے،اسے توانائی کے حصول پر خرچ کیا جائے۔

آصف: کولمبیا کے صدر جناب ٹربی (Turbey) صاحب نے استقبال کیا۔ آپ نے مشورہ دیا کہ وہ اپنے ملک میں شمسی توانائی کو استعمال کرنے کیلئے منصوبے بنائیں کیونکہ وہاں موسم خوب گرم رہتا ہے۔ شمسی توانائی بہت کم خرچ سے پیدا کی جاسکتی ہے اور یہ ہے بھی صاف طاقت۔

دوست: کاش پاکستان میں بھی اس طرف بہت توجہ ہو اور مہنگی بجلی کی بجائے سستی بجلی پیدا ہو جائے۔

آصف: وینزویلا کے صدر جناب ہاریرو (Harrero) نے آپ کا استقبال کیا۔ چونکہ وینزویلا میں بہت تیل ہوتا ہے۔ آپ نے انہیں تجویز پیش کی کہ وہ پٹرولیم ادارہ برائے ٹیکنالوجی (Institute For Petrolium Technology) قائم کریں۔ پیرو (Peru) کے وزیر خارجہ نے آپ کا استقبال کیا۔ آپ نے انہیں مشورہ دیا کہ وہاں معدنیات کی تحقیق کے لئے

ادارے بنائیں تاکہ مقامی معدنیات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں۔

دوست: یوں لگتا ہے کہ جنوبی امریکہ کے ممالک نے بھی آپ کو بہت عزت دی۔

آصف: جی ہاں! آپ نے اس عزت افزائی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بتایا کہ یہ سب عزت اس وجہ سے ہے کہ میں پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک سے ہوں۔ یہ بات نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ آپ جہاں گئے پاکستان کی عزت میں اضافہ کا موجب ہوئے۔ یہ ہے پاکستانی ہونے کے ناطے وطن کی محبت!

دوست: کیا آپ ہندوستان بھی تشریف لے گئے۔

آصف: جی ہاں اس کا ذکر ہوگا اگلی محفل میں۔ انشاءاللہ۔

خوف کیا، جب ساتھ ہے اس کے خدا
ڈھال کے پیچھے رہو، بڑھتے چلو
مثلِ مقناطیس ہے اس کا وجود
دوڑ کر اس کی طرف آتے چلو
ہر گھڑی دیتا ہے جو تم کو دعا
رات دن تم بھی دعا دیتے چلو

(مکرم عطاء المجیب راشد صاحب)

المنار آپکا اپنا رسالہ ہے۔ ازراہ کرم ہمیں اپنی تجاویز اور تحریرات بھجواتے رہیں۔ اگر آپ کے پاس کالج کے زمانے کی کوئی نادر تصویر موجود ہے تو وہ بھی اشاعت کے لئے ارسال فرمائیں۔

جزاکم اللہ۔

(سیکریٹری اشاعت)

Syed Naseer Ahmad
naseerahmadsyed@gmail.com
Ph. 00447762366929

المنار

المنار ہر ماہ باقاعدگی سے جماعت احمدیہ کی مرکزی ویب سائٹ alislam.org پر upload کر دیا جاتا ہے۔ آپ گزشتہ شمارے دیکھنا چاہیں تو Periodicals کے حصّہ میں جا کر ان کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔ المنار کو ہمیشہ آپ کی آراء کا انتظار رہتا ہے۔

(ادارہ)